تبصـــــره کتب

ثلاثۂ غسّاله (کتاب شناسی آثار تالیف شده در بنگال)

تالیف : حکیم حبیب الرحمن
ترجمه و تعلیقات : عارف نوشاهی
ناشر : مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان ۔ اسلام آباد
صفحات : ۲۵۰
قیمت : پچاس روپے

شفاء الملک حکیم حبیب الرحمن (۱۸۸۰ء ۔ ۱۹۴۷ء)) ڈھاکہ کے معروف اہل قلم میں سے تھے ۔ اپنے زمانۂ طالب علمی کو چھوڑ کر وہ زندگی بھر بنگال میں رہے اور وہیں وفات پائی مگر انہوں نے جو کچھ لکھا وہ بنگلہ زبان کے بجائے اردو اور فارسی میں ہے ۔ اس کا سبب اولاً ان کا غیر بنگالی خاندانی پس منظر تھا ۔ ان کے والد گرامی اخوند شاہ محمد بونیر (شمال مغربی سرحدی صوبہ ۔ پاکستان) سے ترکِ سکونت کرکے ڈھاکہ گئے تھے ۔ ثانیاً حکیم حبیب الرحمن کی تعلیم و تربیت ان تعلیمی اداروں میں ہوئی جن کا ذریعۂ تعلیم فارسی اور اردو زبانیں تھیں ۔ ثالثاً ان کے شہر یعنی ڈھاکہ کے مسلمانوں کی زبان برابر اردو رہی ۔ نواب خاندان کے افراد کی بدولت اردو ہمیشہ یہاں پھولتی پھلتی رہی (۱) ۔ حکیم صاحب سے چھوٹی بڑی نو (۹) کتابیں یادگار ہیں ۔ ان میں سے چھ ان کی زندگی میں شائع ہوئیں اور اردو رسائل و جرائد نے اچھے الفاظ میں ان کا خیر مقدم کیا ۔ ,,ڈھاکہ پچاس برس پہلے،، ان کی رحلت کے بعد شائع ہوئی (۲) اور

اب ان کی چالیس سالہ محنت کے نتیجے میں وجود میں آنے والی کتاب ,,ثلاثہ غسّالہ،، کا اردو متن اور کچھ حصوں کا فارسی ترجمہ سامنے آیا ہے۔

۱۹۰۳ء میں انجمن ترقی اردو، آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کے ایک ذیلی شعبے کی حیثیت سے قائم ہوئی تھی اور اس کے پہلے سیکرٹری مولانا شبلی نعمانی مقرر ہوئے تھے۔ مولانا شبلی نعمانی کی علمی و ادبی دلچسپیوں میں سے ایک بڑی دلچسپی یہ تھی کہ برصغیر پاک و ہند میں تالیف شدہ عربی ، فارسی اور اردو کتابوں کی فہرستیں تیار کی جائیں ، چنانچہ اردو کتابوں کی مبسوط فہرست کی تیاری کے لئے انہوں نے پروفیسر محمد سجاد مرزا بیگ دہلوی کو منتخب کیا تھا۔ پروفیسر محمد سجاد مرزا بیگ نے مولانا شبلی کی زندگی میں کام شروع کر دیا تھا مگر ان کی زندگی میں یہ پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکا اور ,,الفہرست،، ۱۹۲۳ء میں شائع ہو سکی (۳)۔

۱۹۰۶ء میں ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس ڈھاکہ میں ہوا۔ مولانا شبلی اور حکیم حبیب الرحمن دونوں اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ حکیم صاحب لکھتے ہیں(۴) :

> ,,میں نے ان [شبلی نعمانی] کی خدمت میں یہ خیال پیش کیا کہ حاجی خلیفہ کی کشف الظنون کی طرح صوبہ وار کتابوں کے حالات مع مصنفین کے مختصر ترجمہ کے کوئی لکھ دے تو ہندوستان کی ایک بڑی علمی خدمت ہوگی۔
> علامہ [شبلی نعمانی] نے تحسین فرمانے کے ساتھ حکم دیا کہ بنگال کا حصہ تو پورا کرو۔،،

حکیم صاحب نے اس تالیف کا آغاز کیا اور مسلسل چالیس سال مواد جمع کرتے رہے ۔ ۱۹۴۶ء میں وہ کام ختم کر چکے تھے اور اس کی اشاعت کے آرزومند تھے ۔ اپنی تالیف ,,آسودگان ڈھاکہ،، کے دیباچے میں انہوں نے اطلاع دی تھی کہ (۵) :

,, اس موضوع پر چالیس برس سے کچھ نہ کچھ کرتا رہا ھوں مگر مسلسل کام نہیں ھوتا ۔ تاھم اب [۱۹۴۶ء میں] کام ختم ھو چکا ہے ۔ ممکن ہے کہ وہ بھی چھپ جائے کہ بنگال و آسام کی علمی تاریخ ہے اور میری چہل سالہ جدوجہد کا نتیجہ ،،۔

حکیم صاحب نے بنگال و آسام میں تالیف پانے والی اردو ، فارسی اور عربی کتابوں کی اس فہرست کا نام ,,ثلاثۂ غسّالہ،، تجویز کیا ۔ یہ نام حافظ شیرازی کے اس مصرعہ سے لیا گیا ہے ۔

ساقی حدیث سرو و گل و لالہ می رود
ویں بحث با ثلاثۂ غسّالہ می رود (٦)

حکیم صاحب کی یاد میں لکھے گئے مضامین میں ,,ثلاثۂ غسّالہ،، کا بالخصوص ذکر کیا گیا ہے اور ساتھ ھی اس کے شائع نہ ھو سکنے پر دکھ کا اظہار کیا گیا ہے (۷) ۔ حکیم صاحب کی رحلت کے بعد ان کے مسودات اور کتب کا ذخیرہ ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری میں منتقل کر دیا گیا مگر ,,ثلاثۂ غسّالہ،، کا مسودہ اس میں شامل نہ تھا ۔ ,,ثلاثۂ غسّالہ،، کا مسودہ جناب اقبال عظیم اور ڈاکٹر عبداللہ کے پاس رہا ۔ جنھوں نے اپنی تحقیقات میں اس سے بھرپور استفادہ کیا ۔ ڈاکٹر کلثوم ابوالبشر (سابق صدر نشین شعبۂ اردو و فارسی ڈھاکہ یونیورسٹی) کے الفاظ میں (۸) :

,,اقبال عظیم کی ,, مشرقی بنگال میں اردو،، اور ڈاکٹر

عبداللہ کا بنگالی زبان میں لکھا ہوا پی ایچ ڈی کا مقالہ ,,بنگلہ دیش میں فارسی ادب (انیسویں صدی)،، ثلاثۂ غسّالہ کی ہی اہم کڑیاں ہیں جو بکھر کر ان دو کتابوں میں سمٹ آئی ہیں ۔ ،،

اقبال عظیم اور ڈاکٹر عبداللہ نے استفادے کے بعد ,,ثلاثۂ غسّالہ،، کا مسودہ حکیم صاحب کے لواحقین کو واپس کیا تو یہ ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری میں منتقل ہو گیا مگر اس مسودے کو دیکھتے ہوئے ایک احساس یہ ہے کہ اس میں سے کئی اوراق ضائع ہو گئے ہیں (۹) ۔

,,ثلاثۂ غسّالہ،، سے حالیہ دلچسپی کا باعث ڈاکٹر کلثوم ابوالبشر کا مقالہ ہے جو سہ ماہی دانش (اسلام آباد) میں شائع ہوا(۱۰) ۔ مدیر دانش [اب سابق]، جناب عارف نوشاہی نے کتاب شناسی سے اپنی دلچسپی کے تحت ڈاکٹر کلثوم ابوالبشر کے توسط سے ثلاثۂ غسّالہ کے مسودے کی نقل حاصل کی اور پھر ان کی کاوش سے ,,ثلاثۂ غسّالہ،، جزواً جزواً منصۂ شہود پر آ گئی ۔ جناب نوشاہی نے اس کا حصۂ فارسی ، حواشی و تعلیقات کے ساتھ کتاب شناسی (اسلام آباد) میں شائع کیا (۱۱) ۔ حصہ عربی کا متن مناسب تعارف کے ساتھ سہ ماہی فکرونظر (اسلام آباد) میں شائع کرایا (۱۲) ۔ اس کے علاوہ ان کے قلم سے معارف (اعظم گڑھ) میں ,,ثلاثۂ غسّالہ،، کا تعارف بھی چھپا (۱۳)۔

,,ثلاثۂ غسّالہ،، میں ۲۰۴ اردو، ۱۸۱ فارسی اور ۳۷ عربی مؤلفات اور ان کے مؤلفین و مترجمین کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ حکیم صاحب نے کتابیات کی ترتیب و تدوین میں آسام اور بنگال میں تالیف و تصنیف ہونے والی کتابوں کو شامل کیا ہے۔ اس میں بنگالی اہل قلم کے ساتھ ان مصنفین کی کتابیں بھی شمار کی گئی ہیں جو غیر بنگالی ہیں

مگر انھوں نے اپنے قیام یا سفر بنگال کے دوران میں کوئی چیز تالیف کی ہے۔

جناب نوشاھی نے ,,ثلاثۂ غسّالہ،، کو نہ صرف اردو دان طبقے سے روشناس کرایا ہے بلکہ انھوں نے فارسی دان حلقے کے لئے ,,ثلاثۂ غسّالہ،، کے فارسی اور عربی کتب سے متعلق حصوں کو اردو سے فارسی میں منتقل کر دیا ہے اور یہ ترجمہ مرکز تحقیقات فارسی، ایران و پاکستان اسلام آباد کے اہتمام سے شائع ہوا ہے (۱۴) ۔

جناب نوشاھی نے ,,ثلاثۂ غسّالہ،، کے اس جزوی ترجمہ میں اردو حصے کی ان کتب کو بھی شامل کر لیا ہے جو فارسی زبان و ادب سے متعلق ھیں ۔ نیز انھوں نے اپنی طرف سے حواشی و تعلیقات کا اضافہ کیا ہے۔

ثلاثۂ غسّالہ کے جزوی فارسی ترجمے کی ترتیب یوں ہے کہ پہلے فارسی و عربی کتب سے متعلق متن کا ترجمہ ہے ۔ اس کے بعد تعلیقات، تعلیقات میں استعمال شدہ مراجع کی فہرست اور اشاریے دیئے گئے ھیں ۔ متن میں کتابوں کا تذکرہ عنوان کے حوالے سے الفبائی ترتیب سے آیا ہے ۔ مترجم نے ,,موضوعات کتب،، کے تحت انھیں موضوع وار الگ الگ تقسیم کر دیا ہے۔

,,ثلاثۂ غسّالہ،، پر ایک نظر ڈالنے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ بنگال و آسام میں تالیف شدہ کتب سے عربی اور فارسی زبانوں کے ادب میں کوئی وقیع اضافہ نہیں ہوا ۔ عربی حصے میں کل ۳۷ کتابوں کا ذکر ہے اور ان میں سے دو تہائی درسی ضرورت کے تحت تالیف ہوئی ھیں اور باقی ایک تہائی مذھبی واخلاقی موضوعات پر معمولی رسائل ھیں ۔ فارسی حصے میں ۲۰۴ کتابوں کا تعارف و تذکرہ ہے اور ان میں سے بعض کو زبان و ادب میں اضافہ قرار دیا جا سکتا ہے مگر

دوسرے اور تیسرے درجه کا ۔ اس خطے میں کوئی امیر خسرو دهلوی یا بیدل عظیم آبادی پیدا نہیں هوا ۔ دینی موضوعات پر تالیفات اس لحاظ سے قابل ذکر هیں که ان سے مسلمانان بنگال کی سوچ اور فکر پر روشنی پڑتی ہے۔

جناب عارف نوشاهی نے ۸۸ فارسی اور دو عربی کتب پر تعلیقات رقم کی هیں۔ یوں تو ان کے مراجع و مصادر کی فهرست خاصی طویل ہے مگر ان میں اهم تر جناب اے۔ بی۔ ایم حبیب الله کی تالیف (۱۵):

Descriptive catalogue of the Persian, Urdu and Arabic Manuscripts in the Dacca University Library.

ہے۔ حکیم حبیب الرحمن نے بعض کتابوں کا تذکره ,,ثلاثۂ غسّاله،، میں کیا ہے جو ان کے ذاتی ذخیرۂ مخطوطات میں موجود تھیں، آج وه ڈھاکه یونیورسٹی لائبریری میں هیں اور فهرست نگار نے ان مخطوطات کا تفصیلی تعارف لکھا ہے ۔ جناب عارف نوشاهی نے اے ۔ بی ۔ ایم حبیب الله کی فراهم کرده معلومات سے بھرپور استفاده کیا ہے۔

یوں تو تعلیقات میں کافی محنت سے کام لیا گیا ہے مگر اس کے باوجود فروگزاشتیں در آئی هیں۔ ان میں سے بعض کی نشان دهی کی جاتی ہے ۔

★ آقا احمد علی کی تالیفات میں ,,تیغ تیز تر،، کا ذکر کیا گیا ہے اور توضیح یه ہے که ,,درپاسخ رساله ,تیغ تیز, نگاشتۂ مرزا غالب دهلوی دروازه سناسی فارسی،، (ص ۱۴۰) ۔

تیغ تیز تر، نام کی تالیف ,,برهان قاطع،، کے نزاع میں شائع ضرور هوئی تھی مگر یه آقا احمد علی کی تالیف نہیں، ان کی تالیف کا نام ,,شمشیر تیز تر،، تھا (۱٦) ۔

★ خاکی ابن شیخ عبدالعظیم کی تالیفات کے ذکر میں ,,چراغ

ایمان،، کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا ہے۔ ،،در علم فرائض،، (ص ۱۵۵)۔ جناب اے۔ بی۔ ایم حبیب اللہ نے اسے سود کے جواز پر ایک تحریر قرار دیا ہے (۱۷)۔

★ ،،خلاصۃ الافکار،، کے مؤلف مرزا ابو طالب اصفہانی کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

وی در ۱۱۷٦ ھ در لکھنو زادہ شد۔ بعداً در مرشد آباد (بنگال) و کلکتہ مقیم بودہ است۔ بسالہای ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۸ھ بہ اروپا مسافرت کرد و در ۱۲۲۰ ھ در لکھنو وفات یافت۔ (ص ۱٦۰)

مرزا ابو طالب کا سال ولادت ۱۱۷٦ ھ نہیں بلکہ ۱۱٦٦ ھ/ ۱۷۵۲ء ہے۔ وہ لکھنو میں نہیں بلکہ مٹوندھ (باندہ) میں فوت ہوئے تھے۔

★ ،،مفید الصبیان،، کے بارے میں اے۔ بی۔ ایم حبیب اللہ کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ:

،،نگارندہ ایں را برای برادر بزرگ خود حسین رفعت علی تالیف نمودہ،، (ص ۱۹۳)

اے۔ بی۔ ایم حبیب اللہ کا مقصود براڈر بزرگ نہیں بلکہ Younger Brother یعنی برادر خورد ہے (۱۸)۔

★ شاھزادہ غلام محمد کو سلطان ٹیپو شہید کا ،،پسر بزرگ،، قرار دیا گیا ہے حالانکہ وہ سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ اسی طرح ان کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ:

وی در جنوب کلکتہ یک جادہ و چہار راھی و مسجدی بنا کرد و نامش را زندہ نگہداشت (ص ۱۸٦)

حالانکہ ان کے ,مآخذ، کا مفصود کافی مختلف ہے (۱۹)۔

His name is commemorated by a road in South Calcutta and by the mosque he built at the intersection of Dhurramtola Street and Chowrangee Square.

یعنی کلکتہ جنوبی میں ان کے نام پر ایک سڑک کا نام ہے نیز دھرم ٹولہ اور چورنگی کے تقاطع پر واقع اس مسجد سے ان کا نام زندہ ہے جو انھوں نے تعمیر کی تھی ۔

★ تفضل علی فضلی کی تالیف ,,الکافی ,, کی تشریح میں قیاساً لکھ دیا گیا ہے۔ ,,شاید ترجمۂ کافیہ است,, (ص ۱۹۴) ,,الکافی,, اور ,,کافیہ,, کی رعایت لفظی کی بنا پر یہ قیاس چنداں درست نہیں۔ کئی مؤلفین نے اپنی کتابوں کو ,,الکافی,, اور ,,المغنی,, جیسے نام دیئے ھیں اور اپنی تالیفات کی ,,جامعیت,, کو نمایاں کیا ہے۔

★ صفحہ ۱٦۸ میں ایک کتاب کا نام ,,مشرقی بنگال کے اردو ادیب,, لکھا گیا ہے۔ درست نام ,,مشرقی پاکستان کے اردو ادیب ,, ہے۔

★ ابو العیاش عبدالعلی بحر العلوم کو متن اور اشاریہ ہر دو جگہ ,,ابو العیاش محمد یعلی,, لکھا گیا ہے۔ (ص ۸۸ ، ۲۲٦)

★ ,,پند نامۂ کاظم,, کے شاعر ,,ابو ناظم کاظم,, کے نام میں سے لفظ کاظم رہ گیا ہے۔ (ص ۱۳) ، اسی طرح صفحہ ۳۹ پر ,,شکر اللہ تیپو سلطان,, کی جگہ ,,شکر اللہ بن تیپو سلطان,, ھونا چاھیے تھا ۔ صفحہ ۱۴۸ پر نبیرۂ علیم اللہ کا نام ,,خواجہ احسان اللہ,, دیا گیا ہے حقیقتاً ,,احسن اللہ ,, ہے۔

★ شرح سلم العلوم (منطق) کو ,,اخلاق/نصائح,, کے تحت اور نفحۃ الادب ، کو ,, فقہ ,, کے تحت درج کرنا ازحد عجیب ہے۔

★ دوران مطالعہ میں بعض حوالوں کی پڑتال اصل مآخذ سے کرنے کی ضرورت محسوس ھوئی تو یہ ,,تکلیف دہ,, صورت حال

سامنے آئی که اکثر و بیشتر اعداد غلط نکلے ۔ یوں سالہائے ولادت و وفات بھی غلط ھو گئے ھیں ۔

★ بعض حواشی کے آخر میں ایک مآخذ کے لئے الفاظ ,,عبیده بیگم،، بطور اختصار استعمال کیے گئے ھیں مگر فهرست مراجع میں اس بارے میں کوئی راهنمائی نهیں ملتی ۔

★ ثلاثۂ غسّاله کے مؤلف نے بعض اهل علم کے تعارف میں یوں لکھا ہے که فلاں گورنر جنرل کے زمانے میں مدرّس تھے یا فلاں کتاب ، فلاں حاکم کے زمانۂ حکومت میں تالیف ھوئی ۔ جناب نوشاھی نے حواشی میں مختلف گورنر جنرلوں کے سالہائے ولادت و وفات درج کر دیئے ھیں ۔ گو اس کی افادیت سے انکار نهیں تاهم اگر ان کا زمانۂ حکومت بتا دیا جاتا تو زیاده بهتر هوتا ۔ اس سے کسی کتاب کے زمانۂ تالیف کے طے کرنے میں زیاده سهولت رهتی ۔

★ ,,بونیر،، کے بارے میں وضاحت یوں کی گئی ہے ,,جزو مناطق شمالی پاکستان،، (ص ۱۵) ۔ مناطق شمالی سے خیال شمالی علاقه جات (Northern Areas) کی جانب منتقل ھو جاتا ہے ۔ اگر ,,جزو مناطق شمالی پاکستان،، کے بجائے ,,جزو استان شمال غربی،، لکھا جاتا تو زیاده بهتر رهتا ۔ اس طرح ۱۹۰٦ء کے اجلاس ایجوکیشنل کانفرنس کو ,,کنفرانس تعلیمی ،، قرار دیا گیا ہے ۔ بهتر هوتا که اسے ,,جلسۂ ایجوکیشنل کانفرنس،، لکھا جاتا ۔

مذکوره بالا کوتاھیوں اور خامیوں سے قطع نظر ,,ثلاثۂ غسّاله،، کے فارسی ترجمه کی اشاعت پر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد مبارکباد کا مستحق ہے ۔ کتاب عمده ٹائپ میں سفید کاغذ پر چھپی ہے اور پچاس روپے قیمت کچھ بهت زیاده نهیں ہے ۔

(اختر راهی)

حــواشــی

۱ ۔ ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی، شفاء الملک حکیم حبیب الرحمن ، ماهنامه ,,فکرونظر،، (اسلام آباد) ، جولائی ۱۹۷۱ء ، ص ۱۹ ۔

۲ ۔ لاهور : کتاب منزل (۱۹۳۹ء) ۔

۳ ۔ حیدر آباد (دکن) : نظام پریس (۱۹۲۳ء) ۔

۴ ۔ حکیم حبیب الرحمن ، آسودگان ڈھاکه ، ڈھاکه : امدادیه لائبریری (۱۹۳۶ء) ، ص ۲

۵ ۔ ایضـاً ، ص ۲

۶ ۔ روایت ہے که سلطان غیاث الدین حاکم بنگال کے پاس تین لونڈیاں تھیں جن کے نام سرو ، گل اور لاله تھے ۔ سلطان کی بیوی اور ان تینوں کنیزوں کے درمیان اکثر نوک جھونک رهتی تھی ۔ ایک روز سلطانه نے ان کنیزوں کا ذکر کیا تو سلطان غیاث الدین کو یه مصرعه سوجھا :

ساقی حدیث سرو و گل و لاله می رود

شعرائے دربار سے فرمائش کی گئی که مصرعهٔ ثانی لگائیں ۔ جب بات نه بن سکی تو ایک قاصد شاهی تحائف کے ساتھ حافظ شیرازی کی خدمت میں روانه کیا گیا ۔ خواجه حافظ شیرازی نے نه صرف دوسرا مصرعه لگایا بلکه غزل لکھ دی اور یه غزل تقریباً ایک سال بعد بنگال پهنچی ۔ خواجه شیرازی نے بنگال کے حوالے سے کہا که

شکر شکن شوند همه طوطیان هنـد

زین قند پارسی که به بنگاله می رود

اس روایت کی تاریخی حیثیت سے قطع نظر حکیم حبیب الرحمن مرحوم نے حافظ شیرازی کی ترکیب ,,ثلاثهٔ غسّاله،، کو کتاب کے نام کے لئے پسند کیا ۔

۷ ۔ مثال کے طور پر دیکھیے : سید سلیمان ندوی ، یاد رفتگان ، کراچی : مکتبة الشرق (جنوری ۱۹۵۵ء) ، ص ۳۸٦ ۔ ۳۹۲ ۔ ، ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی ، حوالهٔ مذکوره ، ص ۱۷ ۔ ۲۳ ۔

۸ ۔ ڈاکٹر کلثوم ابو البشر ، بنگال کی فارسی ، اردو اور عربی تصانیف کی فهرست ,,ثلاثهٔ غسّاله،، : ایک تعارف ، سه ماهی دانش (۲) ، ۱۴۰۵ هـ ، ص ۱۵۸ ۔

۹ ۔ عارف نوشاهی ، ثلاثهٔ غسّاله : بنگال میں تصنیف شده کتابوں کا ایک اهم مآخذ ، ماهنامه معارف (اعظم گڑھ) ، مارچ ۱۹۹۰ء) ، ص ۱۸٦ ۔

۱۰ ۔ ڈاکٹر کلثوم ابو البشر ، حوالهٔ مذکوره ، ص ۱۳۹ ۔ ۱۵۸ ۔

۱۱ ۔ کتاب شناسی (اسلام آباد) ، شماره ۲ ، ص ۱ ۔ ۱۳۳ ۔

۱۲ ۔ فکرونظر (اسلام آباد) ، اکتوبر ۔ دسمبر ۱۹۸۸ء ، ص ۳۹ ۔ ۵۲ ۔

۱۳ ۔ حوالهٔ مذکوره ، ص ۱٦۵ ۔ ۱۸٦ ۔

۱۴ ۔ اشاعت : اگست ۱۹۸۹ء ، ص ۲۵۰ ۔

۱۵ ۔ جلد اول ، فارسی مخطوطات (اشاعت : ۱۹٦٦ء) ، ص ۳۰٦ ۔

جلد دوم ، اردو عربی مخطوطات (اشاعت : ۱۹٦۸ء) ، ص ۳۰٦ ۔ ۵٦٦ ۔

۱٦ ۔ دیکھیے : قاضی عبدالودود ، شمشیر تیز تر ، نقوش (لاهور) ، اگست ۱۹۵۹ء ، ص ۹ ۔ ۱۲ ۔

١٧- A.B.M. Habibullah, Descriptive Catalogue of the Persian, Urdu and Arabic Manuscripts in the Dacca University Library, Vol. 1 , Dacca (1966), P.135.

١٨ - ايضاً ، ص ١٩٣ -

١٩ - ايضاً ، ص ٨ -

★★★